

# دین اور مذہب میں کیا فرق ہے؟ دین کی انسانی زندگی میں اہمیت اور اسکے اثرات کیا ہیں؟

دین اور مذہب انسانی زندگی کا لازمی جزو ہیں۔ آغاز انسانیت سے ہی انسان اپنی ذات اور اپنے ارد گرد پائی جانے والی چیزوں کے متعلق تشویش زدہ ہے۔ ان سب باتوں کے جواب کیلئے انسان کو کسی نہ کسی رٹھا یا ضابطہ حیات کی ضرورت رہی ہے جو اس پر اس کی ذات کا مقصد واضح کر سکیں۔ یہ مقصد اور ضابطہ حیات انسان کو دین یا مذہب فراہم کرتے ہیں۔ انہی کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے انسان درست راستے کا انتخاب کرتا ہے اور اپنی تمام تر کاوشوں کو خالصتاً کی خوشنودی کیلئے وقف کرتا ہے۔ مذہب اور دین کا فرق صرف یہ ہے کہ مذہب جزوی ہے جبکہ دین کل۔

## مذہب کی تعریف:

مذہب عربی زبان کے لفظ مذہب سے بنا ہے جسکے لغوی معنی ہیں راستہ یا طریقہ۔

لہذا مذہب سے مراد کسی بھی بتائے ہوئے راستے پر چلنا یا طریقے پر عمل کرنا ہے۔

مذہب کے اصطلاحی معنی ضابطہ حیات یا طرز حیات کے ہیں۔ یعنی اپنی ضرورتوں کو تلاش کرنا اور خود پر غور و فکر کرنا مذہب کہلاتا ہے۔

ہستہ سے علماء اور فلسفی مذہب کو بروحانیت اور خدا کی عزات سے منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً

ایڈورڈ ٹیلر کے نزدیک روحانیت پر یقین کرنا مذہب ہے۔



ایہاٹل ڈر خانم کے نزدیک

خدا کی ذات سے متعلق عقائد پر  
عمل کرنا مذہب ہے۔

بعض کے نزدیک مذہب موت کے تصور سے وابستہ ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد کہتے ہیں کہ

مذہب میں چیزوں کے مجموعے کا نام ہے  
عقائد، عبادات اور سماجی ہتھیار

پس ثابت ہوتا ہے کہ مذہب ایک ایسے طریقے  
اور راستے کا نام ہے جس پر چل کے انسان خدا کے نزدیک  
ہوتا ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل کر کے دنیا و آخرت  
کی کامیابی کی کوشش کرتا ہے۔

دین کی تعریف:

دین عربی زبان کا لفظ ہے جسکے معنی ہیں غلبہ یا  
بلندی حاصل کرنا۔

اصطلاحی مفہوم میں حنفی دین مکمل ضابطہ حیات کا نام ہے۔

دین کو قرآن میں ایک جامع حیثیت حاصل ہے جس  
کی رُو سے دین چلے اور مذہب اُسکا جزو۔

ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق

دین چھ چیزوں کے مجموعے کا نام ہے  
عقائد، عبادات، سماجی ہتھیار،



## سماجی نظام، سیاسی و معاشی نظام اور نظام عمل و انصاف

اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ دین واقعی مکمل ہے  
جبکہ مذہب اس کا حصہ جس میں پہلی تین خوبیوں  
دین ہی کی ہیں۔

دین کا مطلب فقہ کی رو سے یوں واضح ہے

دین چار چیزوں کے مجموعے کا نام ہے

- i- اللہ کی حاکمیت کو قبول کرنا
- ii- اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا
- iii- آخرت میں جزا و سزا پر یقین
- iv- اللہ کے بتائے گئے قوانین کی پاسداری

یعنی عقیدہ توحید اور عقیدہ آخرت پر اعتقاد،  
حدود اللہ کی پاسداری اور احکامات کی قبولیت کا نام  
دین ہے

## دین اور مذہب میں فرق:

i- دین جامع ہے:

دین انسانی زندگی کے ہر پہلو کا تذکرہ کرتا ہے  
عقائد و عبادات سے لے کر عمل و انصاف تک ہر پہلو کی  
حقیقت واضح کرتا ہے اور مکمل رہنمائی کرتا ہے جبکہ  
مذہب اس کے برعکس ہے۔ دین جزا و سزا ہی ظ کرتا  
ہے اور زندگی سوارے سے طریقے بھی بتلاتا ہے۔ دین مقصد  
انسانیت بھی واضح کرتا ہے اور مقصد پورا کرنے کی راہ بھی  
بتلاتا ہے۔



## ii- دین حقوق اللہ اور حقوق العباد کا مجموعہ ہے۔

مذہب حقوق اللہ کا نام ہے جبکہ دین میں حقوق العباد بھی شامل ہیں۔ اسلام ایک دین ہے اور اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ انسانوں کے حقوق و فرائض پر پورا کرنے کی بھی خاص تلقین کرتا ہے۔ اور حقوق العباد کی تکمیل کے بغیر جنت حاصل نہیں ہو سکتی۔

### حدیث قدسی ہے

اللہ تعالیٰ اس انسان سے ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں جو کسی بیمار کی عبادت نہیں کرتا۔

## iii- دین کا دائرہ وسیع ہے۔

مذہب میں عقیدہ اور عبادت انسان کا ذاتی مسئلہ ہے جبکہ دین انسان کی انفرادی زندگی کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی کا بھی معاملہ ہے۔ جیسا کہ اسلام میں نماز ایک انفرادی عبادت کے ساتھ ساتھ اجتماعی معاملہ بھی ہے جس میں انسان دوسرے انسانوں سے جڑتا ہے اور ایک دوسرے کے کام آتا ہے۔ اسی طرح ذات انسانی سے وابستہ ایک اور عبادت زکوٰۃ ہے جس کی ادائیگی پر فرد پر واجب ہے تاکہ دوسرے انسانوں کی مالی مشکلات دور ہو سکیں۔

### سورۃ البقرہ میں ارشاد ہے

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔



## ۱۷ - دین کی تعلیمات الہامی ہیں:

مذہب میں عقیدے، عبادات اور ستوار انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں جن کی الہامی حیثیت کوئی شبہ نہیں ہے۔ جبکہ دین میں ایسا نہیں ہے۔ دین کے عقیدے، عبادات اور ستوار سب الہامی ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کو وحی کے ذریعے مذہب میں بساوقت انسان سورج کی پرستش کرتا ہے جبکہ دین میں عبادت کے لائق صرف خدا کی ذات ہے۔

## دین کی ضرورت و اہمیت

### 1- فطری و روحانی ضرورت:

لہ انسان کو دین کی فطرت پر پیدا کیا گیا ہے جو پیدائش کے لحاظ سے روح اور جسم کا مرکب ہے جس کی غذا کے علاوہ روحانی غذا بھی ضروری ہے جو دین کی تعلیمات پورا کرتی ہیں۔ اور جس کا انتظام اللہ تعالیٰ نے پتھر اور اشیاء کی صورت میں کیا ہے۔

### 2- معاشرتی و معاشی ضرورت:

انسان کو اپنی معاشرتی و معاشی زندگی گزارنے کے لئے بھی دین کی ضرورت پڑتی ہے جس کے وضع کردہ اصول و ضوابط وہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں لاگو کر سکے اور گناہ سے بچ سکے۔ معاشرتی زندگی کے حوالے سے حلم ہے کہ

ایک انسان کا قتل ناحق پوری انسانیت کا قتل ہے اور ایک انسان کا بچاؤ پوری انسانیت کا بچانا ہے۔



معاشی زندگی کے حوالے سے بھی انسان کو جہاں ان کے مال کا حکم دیتا ہے اور سود سے گریز کا کہ سود سناہ ہے

### 3- سکون قلب کا ذریعہ :

دین انسان کو خدا کی طرف مائل کرتا ہے تاکہ انسان سکون حاصل کر سکے جو صرف اللہ کی یاد میں پوشیدہ ہے۔ دین انسان کو دنیاوی آرام کی وجہ سے خدا کے ذکر سے غافل نہیں ہونے دیتا۔

### الا بذكر الله تعلمن القلب

الرحم

بے شک دلوں کا سکون اللہ کے ذکر سے ہے۔

### 4- حسن سلوک اور فلاح انسانی

دین انسان کے اخلاق و کردار کی تعمیر کرتا ہے تاکہ کسی بھی دوسرے شخص کی تہلیل نہ ہو۔ دین دوستوں کی فلاح لینے کا کام کرنے کا درس دیتا ہے اور فتنہ و فساد سے منع کرتا ہے۔

### اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا

دین اپنے ہمسایوں، رشتہ داروں اور خاندان والوں کے سوا حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے تاکہ انسان دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کر سکے۔

### 5- مقصد حیات کی فراہمی / موجودگی :

دین انسان کو زندگی کا مقصد دیتا ہے۔ آج کل خود کشی کی بڑی وجہ زندگی کے مقصد کا نہ ہونا ہے۔ انسان جلدی سے ترقی کی منازل طے کرتا ہے لیکن اس کے بعد رُک جاتا ہے کیوں کہ اس کے آگے کوئی مقصد نہیں رہا۔ جبکہ دین انسان کو مقصد دیتا ہے یعنی خدا کی خوشنودی اور جنت کا حصول جسکے لئے وہ ہر بھر کوشاں رہتا ہے۔



دین بلا تفریق امید دیتا ہے۔ دین بزدلی کی بجائے بہادری کا جذبہ پیدا کرتا ہے یعنی خودکشی کے بجائے شہادت کا تاکہ دنیا و آخرت کی کامیابی مقدر فقیرانہی چارے۔

## ۱۔ دوپہر نظام احتساب،

دین دنیا اور آخرت دونوں میں جوابدہی رہے آگاہ کرتا ہے تاکہ انسان دنیا میں گناہوں سے بچے اور آخرت میں سرفروشیوں سے بچے۔ یہ نظام انسان کو گناہ سے روک کے نیکی کی طرف لے کر جاتا ہے اور انسان دنیا و آخرت میں کامیاب فقیرتا ہے۔

## اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

پس یہ ثابت ہوتا ہے کہ دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جبکہ مذہب ادھورا ہے۔ دین کی تمام تعلیمات انسانی ہیں جو انسان کی جسمانی و روحانی غذا ہیں اور جن پر عمل کرے ہی انسان ایک مکمل اور پرسکون زندگی گزار سکتا ہے۔ مذہب کی تعلیمات دین سے مستعار لی گئی ہیں لیکن ادھی ادھوری جبکہ ہدایت کا مکمل سرچشمہ دین ہی ہے۔



# عقیدہ توحید سے کیا مراد ہے اور اسکے افرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات اور اہمیت بیان کریں

عقیدہ توحید دین اسلام کے پانچ بنیادی عقائد میں سب سے پہلا ہے جس پر ایمان لانے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اس سے مراد اللہ کی ہی ذات کو عبادت کے لائق جاننا اور اس کے سوا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا ہے۔ اس عقیدے پر ایمان لانے سے انسان اپنی زندگی کو اللہ کی عبادت کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے میں صرف کر دیتا ہے۔ یہ عقیدہ فرد اور معاشرے کی اصلاح کا باعث ہے۔

## لفظ 'عقیدہ' کے معنی و مفہوم

عقیدہ عربی زبان کے لفظ 'عقد' سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں گڑھ لگانا، قیام لینا۔ یعنی کہ مذہبی عقائد کو قیام لینا کہ کوئی سوال باقی نہ رہے۔

اصطلاح میں اس سے مراد مذہبی عقائد پر سخت یقین کر لینا ہے اور ایمان لانا ہے۔ ایمان سے مراد مان لینے کے سوا سوا عقل بھی کرنا ہے۔

اسلام کے بنیادی عقائد 5 ہیں

- 1) اللہ پر ایمان
- 2) رسولوں پر ایمان
- 3) آخرت پر ایمان
- 4) فرشتوں پر ایمان
- 5) الہامی کتب پر ایمان

عقائد پر مذہب کا بنیادی پہلو ہوتا ہے اور لوگ

اپنی کی بنیاد پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اسلام میں عقائد کو اہمیت اس لئے بھی حاصل ہے کہ عقیدہ جو ہے اگر جوڑ میں ہی خرابی ہوگی تو باقی پورا کتبہ درست ہوگا۔



حضور نے فرمایا

عقیدہ ایک بیج کی مانند کام کرتا ہے  
یعنی جیسا بیج ہو گا ویسا ہی پھل

اسلام دو چیزوں کا مجموعہ ہے، عبادات اور عقائد **صدرالدین امرانی**  
اگر عقائد درست ہوں گے تو عبادات بھی الگ عقائد یعنی کہ ایمان  
ہی خراب ہوں گے تو عبادات کسی کام سے نہیں

سورۃ البراہیم میں ارشاد ہے

جن لوگوں کو اپنے خدا کی ذات کے بارے میں  
شک ہے ان کے اعمال کی مثال زاتھ کے  
دھیر کی مانند ہے۔

لفظ 'توحید' کا معنی و مفہوم:

توحید کا لفظ 'وحد' سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں  
ایک پھیرانا۔

اصطلاح میں اس سے مراد ہے اللہ کو ایک ماننا  
یعنی کہ دل سے یہ قبول کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت  
کے لائق نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے اور اس  
پر عمل کرنا صرف اللہ ہی کو عبادت کے لائق جاننا اور  
اس کو ہی اپنا خالق اور رازق ماننا۔

**عقیدہ توحید:**

اسلام میں عقیدہ توحید سے مراد ہے کہ  
اللہ کو اس کی ذات، صفات اور افعال میں واحد  
ماننا اور کسی کو اس کا شریک نہ پھیرانا اس بات پر  
ایمان لانا کہ اللہ ہی کی ذات کو تمام اختیار ہے  
تمام طاقتوں اور قولوں کا مالک اللہ ہے اور اللہ ہی



کو بزرگی حاصل ہے۔ خدا بیکتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

## سورۃ اخلاص میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

کسبہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے  
اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس  
کی کوئی اولاد ہے اور نہ کسی  
کی اولاد ہے اور کوئی اسکا  
بھیس نہیں۔

عقیدہ توحید اسلام میں داخل ہونے کا دروازہ ہے۔ اس پر ایمان لائے بغیر مسلمان ہونا ناممکن ہے کیونکہ دین اسلام توحید کے گرد گھومتا ہے۔ اللہ پر ایمان لانے کے بعد ہی انسان باقی چار عقائد پر ایمان لاتا ہے۔ یہاں تک کہ کلمہ کا پہلا جزو بھی توحید ہے۔

لا الہ الا اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

عقیدہ توحید میں انسان سب سے پہلے خدا کو واحد تسلیم کرتا ہے کہ خدا الہ ہے قادر و مطلق ہے، اسکا کوئی شریک نہیں۔ اللہ الہ ہے جو نظام سب سے بڑا ہے یعنی زندگی اور موت کا فیصلہ صرف اللہ تعالیٰ کرتے ہیں اور صرف اللہ ہی کی ذات دائمی ہے یعنی عیش سے ہے اور بھیت سے ہے۔

اللہ کی ذات پر ایمان لانا سب سے پہلا قدم رکھنے سے ہے جس کے بعد باقی سب سے پہلے شروع ہونے سے اپنے ایمان کی تکمیل کرتے ہیں اور ایمان کی تکمیل کے بغیر عبادت ممکن نہیں ہیں لہذا عقیدہ توحید کو اسلام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔



# توحید کی اقسام

توحید کی تین اقسام ہیں

- 1- توحید فی الذات
- 2- توحید فی الصفات
- 3- توحید فی الافعال

## توحید فی الذات:

توحید فی الذات سے مراد اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے حوالے سے ایک ہی ہے۔ کوئی دوسرا خدا دنیا میں موجود نہیں ہے۔ وہ اللہ ہی اس دنیا کے نظام کو چلاتے ہیں۔ یونانی مذہب میں بہت سے خدا ہیں جو پانی، آگ، ہند اور قوت سے اللہ الگ والبتہ ہیں۔ مگر اسلام میں ایسا نہیں ہے۔ مسلمانوں کا تختہ یقین ہے کہ اللہ صرف ایک ہے اور اس پر عمل وہ ایک ہی خدا کو سجدہ کر کے دیتے ہیں۔

## سورۃ المؤمنین میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

اللہ نے کوئی عیب اختیار نہیں کیا اور نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہے اگر ایسا ہوتا تو یہ معبود اپنی مخلوق کے جانتا اور ضرور ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر برتری اور غلبہ چاہتا۔

سائنسی اعتبار سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خدا ایک ہی ہے اگر دنیا میں دو خدا ہوتے تو آپس میں لڑتے اور دنیا کا نظام بغیر کسی تسلسل کے ہوتا۔

جون کلور کے مطابق

اگر ہم تیزی سے چھلتی ہوئی کائنات پر غور کریں تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس سب کا پیچھے کوئی ایک خدا ہے۔



# توحید فی الصفات:

اللہ تعالیٰ نہ صرف ذات بلکہ اپنی صفات کے اعتبار سے بھی یکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جیسی صفات کسی دوسرے میں موجود نہیں۔ یعنی کہ انسانوں میں اگر معاف کرنا کا جذبہ یا صفت موجود ہے تو وہ صفت اللہ تعالیٰ میں یزایوں گنا برہوں کے ہے اور کوئی اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

قرآن میں موجود اللہ تعالیٰ کے 99 نام اللہ کی صفات سے ہی متعلق ہیں۔ اس کے علاوہ سورۃ الرحمن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا ذکر خود کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات میں سے ایک تخلیق کرنا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ کوئی اور ذات کسی انسان کو پیدا نہیں کر سکتی جب تک اسکا خلاقیت نہ ہو۔ اسی طرح انسان مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔ لیکن اس دفعہ اپنے ہی مٹی ہو چکے ڈھانچے سے بلاشبہ یہ خدا کی ہی صفت ہے۔

## سورۃ الروم میں ہے

اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارتے گا پھر تمہیں رزق دے کرے گا کیا تمہارے شریکوں میں بقی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے چھو کر سکے

اسی طرح اللہ کی ایک اور صفت **القادر** ہے یعنی کہ شے پر قدرت رکھنے والا۔ زمین پر موجود ایک شے سے لے کر کائنات میں موجود مشابہت تک اللہ پر چیز پر قادر ہے۔ کوئی چیز اللہ کے علم کے بغیر نہیں ہے۔



### 3. توحید فی الافعال

اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے  
افعال میں بھی واحد اور بیلنا ہے یعنی نظام قدرت چلانا  
دن اور رات کا آنا جانا، موسموں کا بدلنا، بارش کا رینا  
سب اللہ کے کام ہیں اور اللہ کی طرف سے بغیر ممکن نہیں  
کائنات کا نظام جس قدر طرز اور سلیقے سے چلنا ہے اس سے  
یہ بات واضح ہے کہ اللہ ایک ہے کہ اگر دو یا زائد خدا  
ہوتے تو کسی ایک چیز پر اتفاق نہ کرتے اور کائنات کا  
نظام درہم برہم ہو جاتا۔

### سورۃ النحل میں ارشاد ہے

کیا انہوں نے یہ ندوں کی طرف نہ دیکھا جو  
آسمان میں اللہ کے حکم کے پابند ہیں۔ انہیں  
وہاں اللہ کے سوا کوئی رک روکتا ہے شک  
اس میں ایمان والوں بیلے نشانیوں ہیں

یہ اللہ تعالیٰ ہے کہ کام میں کہ انسان  
کو پیدا کیا پھر اس کی غذا کے لئے زمین کو زرخیز کیا  
جس میں سے پھر قسم کے پھل اور میوے نکلتے ہیں۔ اسی زمین  
سے پانی نکالنے کے ساتھ سب اللہ کی ہی ذات کر سکتی  
ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہے کہ کام میں کہ سورج ایک ہی سمت  
سے طلوع ہوتا اور اترتا ہے اور نيزاروں برسوں نيزار خانہ کے بعد بھی  
ایک ہی سمت میں غروب ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنی  
ذات پر غور کرے تو اللہ تعالیٰ کی خوبیوں کو بھر پور  
اجمع سے سمجھ سکتا ہے۔

### عقیدہ توحید کی اہمیت:

عقیدہ توحید کو اسلام میں مرکزی حیثیت  
حاصل ہے۔ اگر ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں تو ہمیں



کلمہ کے دوسرے حصے پر بھی ایمان لانا پڑتا ہے کہ محمد ﷺ صرف اللہ کے رسول بلکہ آخری نبی بھی ہیں۔ اس سے انسان کو سنت اور شریعت ملتی ہے جس کی رو سے انسان اپنی زندگی سنوارتا ہے۔ صرف خدا کو ماننے سے ہی ہمیں زندگی کا مکمل ضابطہ حیات مل جاتا ہے۔ جب ہم رسول پر ایمان لاتے ہیں تو کتابوں پر بھی ایمان لاتے ہیں جن میں سب سے آخری کتاب قرآن مجید ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ قرآن پر یقین کے ساتھ ساتھ ہم فرشتوں اور قبائل پر بھی ایمان لاتے ہیں اور اسی کی بناء پر نیک اعمال کرتے ہیں تاکہ شرک سے بچ سکیں۔ شرک سے مراد اللہ کی ذات کے ساتھ کسی دوسرے کو خدا ٹھہرانا جو کہ گناہ کبیرہ ہے۔

## انفرادی زندگی پر اثرات

### ۱۔ جنت کی ضمانت

جو شخص شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں وہ ایلا ہے اور تمام تر قوت و طاقت اللہ ہی کے پاس ہے تو ایسا شخص جنت میں جائے گا۔

### حضرت عبانؓ سے روایت ہے کہ

جو شخص اللہ کی رسالت ﷺ لائے اللہ کا اقرار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کے عذاب کو حرام کر دیتا ہے۔

### حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے ابن آدم اگر تو میرے پاس نسیبوں سے پوری زمین بھر کر لے آئے لیکن اس میں شرک نہ ہو تو میں اتنی مقدار میں بخشش ہی بارش کر دوں گا۔ لہذا ثابت ہوتا ہے کہ شرک ظلم عظیم ہے جس کی کوئی معافی نہیں۔



## 2) خودداری اور عزت نفس

عقیدہ تو حیدر ایمان رکھنے والا خوددار ہوتا ہے جو خدا کے علاوہ کسی اور کو آئے ہاتھ نہیں پھیلاتا بلکہ اللہ سے ہی مانگتا ہے اور اللہ ہی کو ہر شے کا مالک جانتا ہے۔

وہ ایک جگہ جسے تو گراں سمجھتا ہے  
ہزار جگہوں سے انسان کو نجات دیتا ہے۔

## 3) آزادی و حریت

اللہ پر ایمان رکھنے والا ہر شخص آزاد اور خود مختار ہوتا ہے۔ وہ خدا کے علاوہ کسی اور کو احکامات کی علامت نہیں کرتا اور نہ ہی کسی اور کی خوشنودی کیلئے ٹھہرتا ہے بلکہ صرف خدا کے سامنے ٹھہرتا ہے۔

## 4) غرور و انکساری

اللہ کو ایک ماننے والوں میں عاجزی و انکساری پائی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اللہ ہی کو بزرگ و برتر مانتے ہیں اور انسان کی فانی حقیقت کو مانتے ہیں اسی لئے وہ غرور اور تکبر سے باز رہتے ہیں اور خود کو برتر اور اعلیٰ نہیں سمجھتے۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کو رزق عطا کرنے والی ذات اللہ ہی ہے اور وہ جسے چاہے عطا کرتا ہے اور جسے چاہے نہیں کرتا تو اللہ میں ان کی ذات کو کوئی کمال حاصل نہیں ہے۔

## 5) شجاعت و استقامت

عقیدہ تو حید انسان میں بہادری کا جذبہ پیدا کرتا ہے جب انسان جانتا ہے کہ تمام قوت کا مالک اللہ ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے تو وہ کسی سے نہیں ڈرتا سوائے اللہ کے۔ نبی و حبیب نے کہ حضرت موسیٰؑ بغیر خوف کے فرعون کے دربار میں گئے اور حضرت ابراہیمؑ نے



بغیر لوگوں سے ڈرنے ان کے بت پاش پاش کر دیے تھے۔

بے خطر کو دیر آتش سرود میں عشق  
عقل ہے محو تماشاخانے لبِ باہم ابھی

اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے

بے اہمیں کوئی ڈر ہوگا اور نہ وہ  
عقلین ہوں گے البقہ۔

۶ پرامیدی  
ایک خدا کو ماننے سے انسان پرامید رہتا ہے  
اور اللہ کے فیصلوں پر یقین رکھتا ہے۔ وہ مشکل اپنے عیب  
نا امید نہیں ہوتا بلکہ اس کے حل اور خاتمے کے لئے اللہ کی  
مدد کا یقین رکھتا ہے۔

غم نہ کرو اللہ ہمارے ساقی ہے  
(التوبہ)

۷ اطمینان قلب  
تو حیدر ایمان لانے سے انسان مطمئن  
رہتا ہے اور تمام پریشانیوں سے نجات پاتا ہے۔ وہ اللہ  
کو یاد کرتا ہے، اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اللہ ہی کے بتائے گئے  
احکامات پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں سکون  
پیدا کرتے ہیں۔

الاذکر اللہ مطمئن القلوب

بے شک دلوں کا سکون اللہ کے ذکر  
میں ہے۔



## ۱۸) تقویٰ و پرہیزگاری

انسان جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں کے ربا ہیں اور اس دنیا میں اعمال کی بناء پر جنت اور دوزخ کا فیصلہ ہوگا لہذا انسان بیک اعمال کرتا ہے اللہ کے منع کئے ہوئے راستے سے رکتا ہے اور اچھا اور نیک طرز زندگی اختیار کرتا ہے۔

## سورة البقرة

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تمہارے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ یہ احدیث کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری مل جائے۔

## ۱۹) مقصدِ حیات

عقیدہ توحید انسان کو زندگی کا مقصد بتاتا ہے اللہ کو ایک ماننے کے بعد انسان نیک اعمال کرتا ہے، اللہ کے رسول کے بتائے گئے راستے پر چلتا ہے اور برائی سے بچتا ہے تاکہ اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کر سکے۔

## ۱۱) تنگ نظری کا خاتمہ

اللہ کو ایک ماننے سے انسان کی تنگ نظری کا خاتمہ ہوتا ہے زمانہ قدیم اور حتیٰ کہ موجودہ زمانہ میں بھی لوگ توہمات کا شکار ہیں۔ سوچ اور جانگزیں کے موقع پر قربانی دیتے ہیں، نیک سٹکن اور برے سٹکن کی سوچ میں فرق ہوٹا ہے جبکہ اللہ کو ایک ماننے والے الہی توہم پرستی کا شکار نہیں ہوتے اور صرف اللہ کی ذات پر یقین رکھتے ہیں کہ اچھائی اور برائی اللہ کی طرف سے ہے۔



# اجتماعی زندگی پر اثرات

## 1- وحدت انسانی

اللہ کو ایک مانند والے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ لہذا عقیدہ توحید انسان کو آپس میں جوڑتا ہے اور تفرقے اور فرقہ پرستی سے بچاتا ہے۔

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ بہو۔

## 2- مساوات اور برابری

اللہ پر ایمان لانے والے جانتے ہیں کہ تمام بنی نوع انسان کا خالق اللہ ہے اسی لئے کسی ذی روح کو دوسرے پر کوئی برتری نہیں سوائے تقویٰ کے۔ عقیدہ توحید انسان کو برابری کی طرف راغب کرتا ہے۔

## 3- تعصب پرستی کا خاتمہ

تمام انسانوں کا خالق اللہ ہے اور اللہ ہی ہے جس نے انسان کو پیدا کرنے کے بعد قبیلوں میں بانٹ دیا تاکہ وہ پہچانے جاسکیں لہذا کسی بھی قبیلے کو دوسرے پر کوئی فوقیت اور برتری حاصل نہیں ہے۔ اسی لئے توحید پرست تعصبات کا شکار نہیں ہوتا۔

## 4- دیر نظام احتساب

اسلام کا دیر نظام احتساب انسان کو یاد دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کے مالک ہیں اور دنیاوی دنیاوی چیزوں کی سزا و جزا میں ملے گی اسی لئے وہ ایک دوسرے کی حق تلفی نہیں کرتے اور ان میں زمین پر ضداد پھیلاتے ہیں۔



## ۵) میں المذہب ہم آہنگی

عقیدہ توحید کے ماننے والے نہ صرف مسلمانوں کے ساتھ بلکہ غیر مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرتے ہیں۔ ان کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں اور مذہبی انتہا پسندی کا شکار نہیں ہوتے۔

عقیدہ توحید اسلامی نظام کا لازمی جزو ہے۔ اللہ کو ایک مانے بغیر ایمان نکل نہیں پڑتا۔ اور ایمان کی تکمیل کے بعد ہی انسان درست راستے پہ چل سکتا ہے جو جنت کی طرف لے کر جاتا ہے نہ کہ دوزخ۔ اسلامی تعلیمات اور قرآن کا مرکز ہی توحید ہے اس دنیا کی تخلیق ایک خدا کی ہی عبادت کے لئے کی گئی تھی۔

---